لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ خدیجہ جرمنی

مدیرہ:۔سیّدہ منورہ سلطانہ

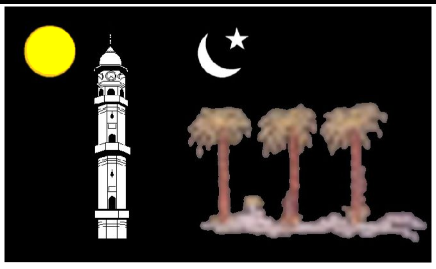

جلد نمبر 19 ماہ تبلیغ:1396 ہجری شمسی، بمطابق فروری 2017ء شمارہ نمبر:2

زیرِ نگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی:۔محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ،محترمہ شمیم شیخ صاحبہ،محترمہ محمودہ احمد صاحبہ

القرآن الحکیم

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَاہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ O (البقرۃ:275)

ترجمہ:وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی،چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی،تو ان کے لئے ان کا اجراُن کے ربّ کے پاس ہے اوران پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقہ، حدیقۃ الصالحین حدیث 741 صفحہ 700 ایڈیشن 2003 نظارت نشر واشاعت قادیان)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’مالی قربانی محض للہ ہو:۔اگر کوئی شخص اس غرض کیلئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اُس کا نام شائع کیا جائے،تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام ونمود کا خواہشمند ہے،لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کیلئے کمربستہ ہوتا ہے اُس کو اس بات کی کچھ بھی پروانہیں ہوتی۔دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔نام وہی بہتر ہوتے ہیں،جو آسمان پر رکھے جائیں۔کاغذات کا کیا اثر ہے۔ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہوجاتے ہیں،لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محونہیں ہوسکتا۔اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 225، 226 ایڈیشن 2003ء،مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبہ اور نسبت کا ہے،مقدار کا نہیں۔اللہ تعالیٰ نے (سورۃ البقرہ 266۔ناقل) یہاں بھی اس آیت میں غریبوں کی تسلی فرمادی کہ جس طرح زرخیز زمین پر تھوڑی بارش باغ کو پھلوں سے بھر دیتی ہے اسی طرح اپنی حیثیت کے مطابق نیک نیتی سے کی گئی تھوڑی سی قربانی بھی نیک عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پا کر بڑی قربانی کرنے والوں کے برابر لا کھڑا کرتی ہے۔بلکہ بعض دفعہ درجہ میں بڑھا بھی دیتی ہے۔...پھر اللہ تعالیٰ اسی آیت میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ (البقرہ۔266) کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔یہ کہہ کر یہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔وہ تمہارے جذبے کو جانتا ہے۔وہ اس روح کو جانتا ہے جس سے تم قربانی کرتے ہو۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں جب بدلے ملتے ہیں تو دلوں کے اور نیتوں کے عمل کے مطابق ملتے ہیں،نیتوں کے مطابق ملتے ہیں۔اللہ تعالیٰ تمہاری مالی حیثیت جانتا ہے۔تم نے جو قربانی کی اگر اس حیثیت سے کی تو جو بھی بدلہ ملے گا اس کے مطابق ملے گا۔اس لئے قربانیوں کی قبولیت بھی اس نیت کے مطابق اور عمل کے مطابق درجہ پاتی ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 28/جنوری تا 03/فروری 2011ء صفحہ 6)

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مرتبہ: سیدہ منورہ سلطانہ

20 فروری کا دن جماعت احمدیہ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل اور امتیازی شان رکھتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ’’... مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لیے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔یہ کوئی آپؓ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا۔جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے اسلام کی حقانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی۔اور اس کے ذریعہ نظامِ جماعت کے لیے کئی اور ایسے راستے متعین کر دیئے گئے کہ جن پہ چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20/فروری 2009ء روزنامہ الفضل 7/اپریل 2009ء صفحہ 8)

مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی تمام علامتیں بڑی عظمت اور شان کے ساتھ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں پوری ہوئیں۔آپؓ نے 52 سالہ دورِ خلافت میں جو عظیم کارہائے نمایاں انجام دئے ان کا شمار ممکن نہیں۔ان میں سے ایک 25/دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھنا شامل ہے۔تاکہ احمدی عورتوں کو دینی تعلیم دلوائی جاسکے اور وہ اچھی مائیں،اچھی بیٹیاں،اچھی بہنیں اور اچھی بیویاں بن سکیں۔یہاں خواتین کے حقوق کی حفاظت کے حوالہ سے آپؓ نے جو جدوجہد کی اس میں سے چند ایک کا اختصار سے ذکر کیا جارہا ہے۔

عورتوں کے حقوق کی حفاظت:۔ اسلامی سوسائٹی میں عورت کے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں آپؓ نے ہمیشہ ہر جہت سے کوشش فرمائی اور کوئی پہلو نظر انداز نہ ہونے دیا۔بدقسمتی سے ہندوستان کی قومی روایات کے نتیجہ میں مسلمان عورت اپنے بہت سے اسلامی حقوق سے محروم ہو چکی تھی اور بحیثیت بیوی بھی اس کے جذبات اور حقوق کو عموماً گھروں میں پامال کیا جاتا تھا۔چونکہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے افراد شروع میں اسی سوسائٹی سے نکل کر آتے تھے اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو ان کی تربیت کرنے اور غلط رسوم سے آزاد کرانے میں غیر معمولی جدوجہد کرنی پڑی اور بار بار نصائح اور انتظامی اقدامات کے ذریعہ آپؓ نے انہیں عورت کے حقوق کی ادائیگی کی عادت ڈالی تاہم یہ مسئلہ آج بھی قابلِ توجہ ہے اور مسلسل کاوش کا محتاج ہے۔

عورت کے حقوقِ وراثت کی بحالی: ہندوستانی معاشرہ کی رُو سے عورت کو جائیداد کے ورثے سے عام طور پر محروم کر دیا جاتا تھا اور چونکہ مغربی روایات بھی اس رسم کو تقویت دے رہی تھیں۔اس لیے اس پہلو سے جماعت کی تربیت پر آپؓ نے خاص زور دیا چنانچہ آپؓ نے فرمایا:۔’’سلسلہ کو قائم ہوئے پچاس سال ہو چکے ہیں۔کیا ہماری جماعت کے تمام لوگ لڑکیوں کو ترکہ میں سے اُن کا حق دیتے ہیں؟ ہماری جماعت میں اسّی فیصدی پنجاب کے لوگ زمیندار ہیں جن کے نمائندے اس وقت یہاں بیٹھے ہیں وہ اپنے آپ سے پوچھ لیں۔کیا ان میں سے سب نے اپنی بہنوں کو ورثہ میں سے حصہ دیا۔یہ کوئی ایسا حکم نہیں جس کے متعلق کسی قسم کا اختلاف ہو یا کسی اجتہاد کی ضرورت ہو۔سب فرقوں کے لوگ اسے درست تسلیم کرتے ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ اسے پہنچایا گیا ہے‘‘۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء از سوانح فضل عمرؓ جلد دوم صفحہ 8، ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن مطبوعہ:ضیاء السلام پریس ربوہ)

پھر اس معاملہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ پیش کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:۔’’حضور (حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام۔ناقل) کی وفات کے بعد اپنے خاندان کے لحاظ سے ہم نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بہنوں کو حصہ دیا اور والدہ صاحبہ کا حصہ نکالا۔اس وقت ایک سرکاری افسر آیا جس نے آکر کہا کہ آپ قانون کی رُو سے ایسا نہیں کر سکتے۔میں نے اسے کہا۔اگر ایسا نہیں ہوسکتا تو ہم ایسی جائداد اپنے پاس رکھنے کے لیے تیار نہیں اور اسے لعنت سمجھتے ہیں‘‘۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء از سوانح فضل عمرؓ جلد دوم صفحہ 8 تا 9، ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن مطبوعہ:ضیاء السلام پریس ربوہ)

بعد ازاں ایک اور مجلس مشاورت پر نظارت اصلاح و ارشاد کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:۔’’اصلاح وارشاد کے محکمہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی تحریک کرتا رہے کہ وہ اپنی جائداد سے شریعت کے مطابق اپنی لڑکیوں کو حصہ دیا کریں...زمینداروں کو میں نے ایک دفعہ نصیحت کی تھی کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اور بیویوں کو اپنی جائداد سے حصہ دیا

کریں اور مجھے یاد ہے کہ اس وقت بعض دوستوں نے اس پر عمل بھی کیا تھا مگر پھر وہ بھول گئے انہوں نے سمجھا کہ شاید خدا تعالیٰ کی خوشنودی صرف ایک سال کے لیے ہی ضروری ہے پھر اس کی ضرورت نہیں۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1957ء از سوانح فضل عمرؓ جلد دوم صفحہ 45 تا 47 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن مطبوعہ: ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

بیاہ شادی میں عورت کی رضا مندی کا حق:۔ بیاہ شادی کے معاملہ میں بھی عموماً مسلمانوں میں غیر اسلامی رسم و رواج راہ پا گئے تھے۔لڑکی کی رضامندی حاصل کرنا تو ایک دور کی بات تھی بعض اوقات لڑکیوں سے پوچھا تک نہ جاتا تھا بلکہ ماں باپ اپنی مرضی سے جہاں چاہتے اپنی اولاد کی شادیاں رچاتے تھے ۔آپؓ نے اس دستور کو بھی توڑ دیااور جماعت میں یہ عادت ڈالی کہ لڑکوں ہی سے نہیں لڑکیوں سے بھی با قاعدہ اجازت حاصل کی جایا کرے اور اگر کوئی لڑکی ناپسند کرے تو اس کی مرضی کے خلاف شادی نہ کی جائے ۔ایسی صورتیں بھی بعض اوقات پیدا ہو جاتی ہیں کہ ماں باپ کسی ایک رشتے پر راضی ہوں لیکن لڑکی وہاں رضا مند نہ ہو یا اس کے برعکس لڑکی کسی اور جگہ شادی کرنا چاہے اور ماں باپ کو اس پر تسلی نہ ہو۔ایسی صورت میں آپؓ نے اسلامی تعلیم کے مطابق یہ طریق جماعت میں رائج فرمایا کہ ماں باپ کی طرح لڑکی کو بھی یہ حق ہوگا کہ وہ خلیفۂ وقت یا قضاء کی طرف رجوع کرے چنانچہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایسے اختلافات کا فیصلہ خلیفۂ وقت کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا اور خود آپؓ نے یا آپؓ کی نمائندگی میں قضاء نے دونوں طرف کے حالات پر غور کرنے کے بعد لڑکی اور خاندان کی بہبود کو مدِ نظر رکھ کر فیصلہ دیا۔

طلاق کی حوصلہ شکنی:۔ بایں ہمہ آپؓ ہرگز یہ پسند نہ کرتے تھے کہ اس جماعت میں طلاق کا رواج عام ہو جس میں شادی سے قبل ہر قسم کی چھان بین اور رضا مندی حاصل کرنے کے متعلق ایسا معقول اور سلجھا ہوا طریق رائج ہو اور فریقین کو شادی سے قبل بشرح صدر فیصلہ کرنے کے مواقع حاصل ہوں چنانچہ آپؓ نے 1954ء کی مجلس شوریٰ میں جماعت کو اس طرف توجہ دِلاتے ہوئے حسب ذیل الفاظ میں پُر زور نصیحت فرمائی:۔''شادی کے وقت کوئی شخص تمہیں مجبور نہیں کرتا کہ تم ضرور فلاں عورت سے شادی کرو۔ شریعت نے تمہیں یہ حق دیا ہے کہ شادی سے قبل تم لڑکی کو دیکھ لو اور اس کے متعلق تحقیقات کر لو اور عورت کو بھی شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ وہ خاوند کو دیکھ لے اور اس کے متعلق تحقیقات کر لے۔لیکن جب تعلق قائم ہو جاتا ہے تو تمہیں ایک دوسرے کی ایسی باتیں برداشت کرنی پڑیں گی۔لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد بڑی آزادی کے ساتھ اس تعلق کو توڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔یہ کوئی انصاف ہے؟ یہ تو عورت کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے قرآن کریم نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ لیٹتے ہو اور پھر ان کے حقوق ادا نہیں کرتے یہ کتنی قابل شرم بات ہے۔قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم مجبور ہو کر کسی عورت کو اپنے ازدواجی تعلق سے علیحدہ بھی کرنا چاہو تو اسے احسان کے ساتھ علیحدہ کرو۔لیکن یہاں ایک مقدمہ دکھا دو جہاں خاوند یہ کہتا ہو کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں اور مقرر کردہ مہر اسے دیتا ہوں ...اگر مجبور ہو کر بیوی خلع بھی کرا لے تو قاضی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کے خاوند سے مہر دلائے کیونکہ خاوند طلاق دینا چاہتا ہے لیکن مہر دینے پر راضی نہیں تھا۔ اس لیے اس نے بیوی کو خلع لینے پر مجبور کر دیا قاضی کا یہ حق ہے کہ وہ اس قسم کے خلع کو طلاق قرار دے کر بیوی کو اس کا مہر دلائے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1954ء از سوانح فضل عمرؓ جلد دوم صفحہ 72 تا 73، ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن مطبوعہ: ضیاء السلام پریس ربوہ)

عورتوں کی تربیت:۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مستورات کی تربیت اور ترقی کا خاص طور پر خیال رہتا تھا۔یہاں تک کہ منصبِ خلافت پر فائز ہونے سے قبل بھی آپؓ حتی المقدور اس امر میں کوشاں رہے کہ احمدی مستورات اپنے مقام کو سمجھیں اور علم و فضل میں ہر جہت سے ترقی کریں۔چنانچہ 1913ء میں الفضل کے سب سے پہلے پرچے میں آپؓ نے خصوصیت کے ساتھ مستورات کے لیے دو الگ کالم مقرر فرمائے اور ساتھ ہی اس احساس کا بھی ذکر کیا کہ اگرچہ دو کالم بہت کم ہیں لیکن عورتوں میں علمی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے مفید ثابت ہوں گے۔

(سوانح فضل عمرؓ جلد دوم صفحہ 338، 342، ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن مطبوعہ: ضیاء السلام پریس ربوہ)

احمدی عورت سے آپؓ کی توقعات

آپؓ احمدی خاتون سے صرف یہی توقع نہیں رکھتے تھے کہ وہ خود اسلامی ضابطۂ اخلاق کی پابندی کرے بلکہ مردوں سے بڑھ کر اس پر یہ ذمہ داری عاید کرنا چاہتے تھے کہ وہ از خود دوسری مستورات سے بھی اسلامی ضابطۂ اخلاق کی پابندی کروائے۔اس ضمن میں حسب ذیل اقتباس احمدی عورت سے آپؓ کی توقعات کا مظہر ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔''عورتوں سے مصافحہ کرنے کی رسم کو اب چھوڑنا چاہیئے اور خود عورتوں کے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہیئے کہ وہ اس سے بچیں۔جب عورتوں کی ایک ایسی جماعت تیار ہو جائے گی تو وہ خود دوسروں کو سنبھال لے گی۔یاد رکھیں کہ عورتوں کے اندر ایمان کی ایک خاص مناسبت ہے۔ایک دو مخلص عورتوں کو خوب سمجھا کر وہ باتیں جو عورتوں سے متعلق ہیں ان کے دلوں میں خوب رچا دیں۔پھر دیکھیں کہ وہ کس طرح سیف مسلول بن کر دوسری عورتوں کو اپنا ہم خیال بنا لیتی ہیں۔یہ کام بغیر عورتوں کی مدد کے نہ ہوگا۔''

(الفضل 25/جنوری 1923ء صفحہ 5)

احمدی خواتین سے ایک منفرد قربانی کی تحریک:۔ عورتوں میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنے کے بعد آپؓ نے اُن پر خدمتِ دین کی بھاری قومی ذمہ داریوں کا بوجھ اس توقع اور یقین کے ساتھ ڈالا کہ وہ اسے بشاشتِ قلب کے ساتھ قبول کریں گی اور تمام توقعات پر پوری اُتریں گی۔چند سالہ تربیت کے بعد ہی آپؓ نے جان لیا تھا کہ اب وقت آ چکا ہے کہ احمدی عورت کے کردار کو یورپ کی آزاد قوموں کے سامنے اسلام کی نمائندگی میں ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکے۔چنانچہ 1923ء میں جب جرمنی میں پہلی مسجد بنانے کا سوال پیدا ہوا تو آپؓ نے مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔''میرا یہ منشاء ہے کہ جرمنی میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانوروں کی طرح سمجھی جاتی ہے۔جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے اس میں مسلمان عورتوں نے جرمنی کے نومسلم بھائیوں کے لئے مسجد تیار کروائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے مسلمان عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے اور جب وہ اس مسجد کے پاس سے گزریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہوگی اور مسجد بآوازِ بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں''۔

(الفضل 8/فروری 1923ء صفحہ 8)

احمدی عورت ان توقعات پر کس طرح پوری اُتری،...کہ آپؓ کے خطابات کے نتیجہ میں احمدی خاتون کس قوت اور جذبہ کے ساتھ خدمتِ دین پر کمر بستہ ہو چکی تھی۔ تحریک مسجد برلن کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔''میں نے اس مسجد کی تحریک کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ احمدی عورتوں کی طرف سے یہ مسجد ہوگی جو ان کی طرف سے نومسلم بھائیوں کو بطور ہدیہ پیش کی جائے گی اب بجائے اس کے کہ وہ عورتیں جنہیں کمزور کہا جاتا ہے اس تحریک کو سن کر پیچھے ہٹتیں، عجیب نظارہ نظر آیا اور وہ یہ کہ اس تحریک پر اس وقت تک گیارہ عورتیں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں تا کہ وہ بھی اس چندہ میں شامل ہو سکیں۔...میں سمجھتا ہوں کہ یہ عورتیں پہلے ہی احمدی تھیں کوئی اس لیے مذہب نہیں بدلا کرتا کہ چندہ دے۔وہ پہلے احمدی تھیں مگر ان میں احمدیت کے اظہار کی جرأت نہ تھی۔اب انہوں نے دیکھا کہ اگر اب بھی جرأت نہ کی تو اس ثواب سے محروم رہ جائیں گی۔گویا اس طرح اس تحریک نے گیارہ روحوں کو ہلاکت سے بچا لیا اور یہ پہلا پھل ہے جو اس تحریک سے ہم نے چکھا ہے۔''

(سوانح فضل عمرؓ جلد دوم صفحہ 346، 348، ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن مطبوعہ: ضیاء السلام پریس ربوہ)

دعا ہے کہ اللہ کرے کہ ہم اپنے پیارے مصلح موعودؓ کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی اور اللہ کی دی ہوئی استعداد کو جماعتی خدمات میں بروئے کار لا کر اس کا کچھ حق ادا کرنے والی ہوں تا کہ ان راہوں پر چلنے کی توفیق پائیں جن کی طرف آپؓ نے راہنمائی فرمائی۔آمین۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رپورٹ جلسہ گاہ مستورات

(مؤرخہ 2/تا 4/ستمبر 2016ء بمقام کالسروئے، جرمنی)

؎ یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے خدا کی عنایات اور شفقتوں کے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 41 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 2، 3 اور 4 ستمبر 2016ء بمقام کالسروئے، انوارالٰہیہ و برکات سماوی کا وارث بنتے ہوئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت پیارے آقا سیدنا **حضرت امیر المؤمنین** خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہمارے جلسہ میں بنفس نفیس شرکت ہے جس سے ہمارے جلسہ کی رونقوں کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی غیر معمولی برکات سے صحیح رنگ میں بہرہ ور ہونے کی توفیق دے اور ہمیں خلافت سے اطاعت و وفا میں بڑھائے۔آمین۔

جلسہ گاہ مستورات میں انتظامات اور خواتین کی جلسہ کے پروگراموں میں شمولیت سے متعلق مختصر رپورٹ پیش ہے۔

اِمسال جلسہ گاہ مستورات میں انتظامی امور کی سرانجام دہی کیلئے نیشنل صدر و ناظمہ اعلیٰ جلسہ گاہ مستورات مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ کی زیرنگرانی 12/نائب ناظمات اعلیٰ اور 66 ناظمات اور 66 شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔نائب ناظمات اعلیٰ اور ناظمات کی متعدد میٹنگز بُلوائی گئیں۔ اِن اجلاسات میں ناظمات کی تقرری کے علاوہ جلسہ گاہ مستورات کے جُملہ انتظامی اُمور کا جائزہ لیا گیا اور انتظامات میں مزید بہتری کیلئے متعدد اُمور زیر بحث لائے گئے۔ناظمات نے پھر اپنی الگ الگ ٹیمیں تشکیل دیں۔

علاوہ ازیں افسر صاحب جلسہ سالانہ اور افسر صاحب جلسہ گاہ کے ساتھ بھی میٹنگز کی گئیں۔اور متفرق اہم اُمور (نقشہ جلسہ گاہ مستورات، ڈیمانڈ لسٹ کی تیاری، مرکزی ہال اور سٹیج کی تیاری، تجنید اور سیکیورٹی میں سکینرز کی فراہمی، خیمہ جات کی تنصیب، بینرز، بیجز، ضیافت سے متعلق امور، رہائش) وغیرہ میں رہنمائی لی گئی۔ نیز گزشتہ سال جلسہ گاہ میں درپیش مسائل کو بھی زیر بحث لایا گیا۔حفاظتی نکتہ نظر سے سٹی/ریجنل سطح پر انچارج سیکیورٹی کی زیرنگرانی سیکیورٹی کیمپ لگا کر کارکنات کو تربیت دی گئی۔

ناظمہ اعلیٰ صاحبہ نے متعدد شعبہ جات کی ناظمات اور ان کی ٹیموں کے ساتھ انفرادی میٹنگز کیں اور ہدایات دیں۔جلسہ گاہ مستورات سے متعلق معلومات اور ہدایات جماعتی بلیٹن میں شائع کروائی گئیں اور جماعتوں میں سرکلرز بھجوائے گئے۔

اِمسال جلسہ گاہ مستورات میں جلسہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں ماہ اگست میں نیشنل شعبہ تربیت کے زیر

اہتمام ”جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان سے حلقہ/مجلس سطح پر جلسہ سیمینارز منعقد کئے گئے۔

شعبہ تجنید میں فوٹو آئی ڈی کارڈز کے ذریعہ سکینگ کی گئی اور سکیورٹی چیکنگ کے بعد شعبہ استقبال کے تحت مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ ٹرالیوں کی مدد سے سامان اٹھانے میں مدد دی جاتی رہی۔ گرمی کی شدت کے باعث شعبہ آب رسانی کی طرف سے وہاں پر شاملین کو ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ شعبہ مہمان نوازی میں بیرون از ممالک مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا اور اُن کے قیام و طعام کا خیال رکھا گیا اور وہیل چیئرز کی مدد سے بیمار و بزرگ خواتین کو جلسہ گاہ پہنچایا گیا۔ نیز شعبہ کارڈز ایشو سے کرسی کے کارڈز بھی بنوا کر دیئے جاتے رہے تا کہ بیمار اور بزرگ خواتین کو لمبی قطاروں میں لگنے کی زحمت نہ برداشت کرنی پڑے۔ جلسہ گاہ مستورات میں داخلی دروازے کے قریب اور دونوں ہالوں کے درمیانی راستہ میں دفتر معلومات کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ جہاں پر پروگرام کی کاپیاں اور شعبہ جات کی معلومات سے متعلق اشتہار دیئے گئے۔

اِمسال جلسہ گاہ مستورات میں ممبرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی ہال کو مزید وسعت دی گئی اور اِس غرض کیلئے وہاں سے رہائش کے احاطہ کو کم کر کے باہر منتقل کیا گیا۔ جس سے کچھ حد تک کشادگی ہوئی۔ دونوں ہالوں میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کیلئے انتظامی لحاظ سے بلاکس میں تقسیم کر کے انچارجز مقرر کی گئی تھیں، نیز شعبہ تربیتی کمیٹی کی ٹیم نے دورانِ نماز قبلہ رخ صف بندی کروانا اور دوران کارروائی جلسہ صف بندی اور ڈسپلن برقرار رکھنے میں معاونت کی۔

شعبہ ترجمانی کی ناظمہ نے اپنی ٹیم کی ہمراہی میں مہمانوں کیلئے ہیڈ سیٹ فراہم کئے اور ان کی مطلوبہ زبان میں کاروائی سننے کے بارہ میں رہنمائی کی۔ شعبہ اعلانات کی طرف سے اعلانات کئے جاتے رہے۔ مرکزی سٹیج کے بائیں جانب حلقہ خاص بنایا گیا جس میں کارکنات نے جلسہ کے تینوں دن اپنی ناظمہ کی نگرانی میں ہنستے مسکراتے اور السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی کی اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھا۔ شعبہ لاؤڈ اسپیکر کی ناظمہ اپنی ٹیم کی معاونت سے بہترین ساؤنڈ سسٹم کیلئے کوشاں رہیں اور اس غرض کیلئے دونوں ہالوں کا چکر لگاتی رہیں۔ الحمد للہ۔ مرکزی ہال میں آواز کا معیار بہترین تھا اور آواز صاف تھی۔ جبکہ بچوں والے ہال میں گرمی کے باعث نظم و ضبط برقرار رکھنے میں دشواری ہوئی۔ دونوں ہالوں میں بڑی سکرین نصب کی گئی تھیں۔

شعبہ ضیافت میں بھی مہمانوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے انتظامات میں مزید بہتری کی کوشش کی گئی تھی۔ ضیافت کیلئے کم عمر بچوں والے ہال کے عقب میں متفرق جگہوں پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ تبشیر کے مہمانوں کیلئے زینہ سے اوپر ہال میں انتظام تھا۔ ایک شعبہ ضیافت انٹرنیشنل اور تبلیغ مہمانوں کیلئے مخصوص کیا گیا تھا، جہاں خوبصورتی سے تزئین و آرائش کی گئی تھی اور نظافت کا خیال رکھا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں ضیافت کا ایک پنڈال بیماروں اور ڈیوٹی کارکنات کیلئے تھا جہاں چوبیس گھنٹے کھانے کی فراہمی کی جاتی رہی۔ شعبہ ٹی سٹال کی طرف سے چائے اور بچوں کیلئے دودھ مہیا کیا جاتا رہا۔

شعبہ تبلیغ میں غیر از جماعت مہمانوں کی تجنید کی گئی اور اشتہارات اور معلومات فراہم کی گئیں۔ یہاں پر لگائی گئی نمائش میں اسلام کا تعارف پیش کیا گیا۔ اور مہمانوں کی پھلوں اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ شعبہ تربیت برائے نومبایعات کے تحت نومبایعات بہنوں کی تجنید اور رہائش کا انتظام کیا گیا۔ شعبہ رہائش میں دونوں ہالوں کے علاوہ بیرونی احاطہ میں پانچ پنڈال لگائے گئے ہیں، جن میں 380 سے زائد افراد کی گنجائش موجود تھی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے رہائش میں 4500 کی تعداد میں گدے مہیا کئے گئے۔ امانات کے شعبہ میں بہنوں نے اپنی امانتیں جمع کروائیں اور وقت پر وصول کیں۔ نیز شاملین کی سہولت کیلئے غسلخانوں اور بیوت الخلاء کی تعداد میں پہلے کی نسبت اضافہ کیا گیا تھا۔

شعبہ اشاعت کے تحت بک سٹال اور سمعی و بصری کا سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ بک سٹال میں جماعتی کتب و رسائل کے علاوہ کچھ نئی کتب بھی فروخت کی گئیں ان میں سیرت خاتم النبیین ﷺ کا جرمن ترجمہ۔ Die Essenz des Islam، حدیقۃ الصالحین، جیو تو کامراں جیو۔ بکسٹال کی کل آمدنی تیرہ ہزار اکہتر یورو (13071 یورو) رہی۔

نظافت بیرون و اندرون شعبہ جات نے جلسہ گاہ مستورات کے احاطہ میں بڑی محنت سے اپنے فرائض سر انجام دیئے۔ بیوت الخلاء میں ضروری اشیاء کی فراہمی کے علاوہ کوڑے دان خالی کرنا، نئی تھیلیاں لگانا اور پھر کوڑا کرکٹ کو مقررہ جگہ پر پہنچانا اور احاطہ کا چکر لگانا ان کے فرائض میں شامل تھا۔ ساتھ ہی فلور میں ابتدائی طبی امداد، رابطہ مستورات، ناظمہ آفس، رپورٹنگ، ہیومینٹی فرسٹ، جماعتی شعبہ جات (لجنہ آفس، واقفات نو، وصایا، سومساجد، رشتہ ناطہ،) گمشدہ اشیاء، ڈیکوریشن، معلومات، محنت، وائنڈ اپ، سپلائی، ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبہ جات تھے۔

MTA کے تحت Jalsa Moments، Kids Kindersendung، Impressions (بچوں کے پروگرام) اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ گاہ مستورات میں خطاب، نیز جلسہ گاہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی ریکارڈنگ کی گئی۔

شعبہ معائنہ کی ناظمہ اپنی ٹیم کی معاونت سے جلسہ گاہ میں چکر لگا کر درپیش مسائل سے ناظمہ اعلیٰ کو آگاہ کرتی رہیں اور اُن مسائل کے حل کیلئے فوری کوشش کی گئی۔ اسی طرح شکایات کے شعبہ کے تحت لگائے گئے ڈبّوں کو ہر چار گھنٹے بعد چیک کر کے شکایت متعلقہ شعبہ کو پہنچا کر حل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔

دوران وقفہ بازار میں بھی کافی چہل پہل دکھائی دی۔ چٹے پٹے پاکستانی کھانے، ریڈی میڈ ملبوسات، زیور اور برقعوں کی دوکانیں نمایاں تھیں اور جلسہ کے ایام میں تینوں دن بازار میں تا حد نظر جم غفیر ہی نظر آیا۔ دوسری جانب رشتہ ناطہ فورم بھی چل رہا تھا۔ ساتھ ہی شعبہ جات کی میٹنگز بھی ہوتی رہیں۔ شعبہ سپلائی کے تحت بیت السبوح سینٹر سے شعبہ جات کی مطلوبہ اشیاء کالسروئے پہنچائی گئیں اور شعبہ سٹور کے تحت مطلوبہ فہرست کے مطابق شعبہ جات کی ناظمات کو اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔

معائنہ انتظامات مؤرخہ یکم ستمبر 2016 بروز جمعرات

مؤرخہ یکم ستمبر 2016ء بروز جمعرات سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 41ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر کالسروئے میں جلسہ گاہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ شام تقریباً آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لائے تو ناظمہ اعلیٰ وصدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور نائب ناظمات اعلیٰ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ MTA کی ٹیم نے دُعائیہ نظمیں اور ترانے پڑھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ مستورات میں گیلری میں موجود دفاتر کے معائنہ کے دوران شعبہ ابتدائی طبی امداد، تبلیغ گیسٹ، آفس جلسہ گاہ اور رپورٹنگ سے گزرتے ہوئے شعبہ وصیت کے متعلق دریافت فرمایا، بعد ازاں حضور انور نے ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر مبلغ پچاس یورو بطور عطیہ عنایت فرمائے۔ آخر میں حضور انور بک سٹال میں تشریف لے گئے اور نئی کتب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ کم عمر بچوں والے ہال سے گزرتے ہوئے وہاں سے متعلق انتظامی امور کے بارے میں دریافت فرمایا۔

جلسہ کا پہلا روز مؤرخہ 2 ستمبر بروز جمعۃ المبارک

تقریب پرچم کشائی: دو پہر ایک بجکر پچاس منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور دُعا کروائی۔ تقریب پرچم کشائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی گئی۔ اس موقع پر ناصرات الاحمدیہ کو ترانے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ

نماز جمعہ: بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور لجنہ و ناصرات الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں باجماعت نماز جمعہ و عصر ادا کیں۔ امسال جلسہ گاہ مستورات میں آواز کا معیار بہتر تھا۔ الحمد للہ

اجلاسِ اوّل: اجلاس اوّل کی کاروائی شام پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی گئی۔ سٹیج پر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ہمراہ مکرمہ عائشہ لطیف صاحبہ از امریکہ اور محترمہ مسز منور ناصرہ واگس ہاؤزر صاحبہ تشریف فرما ہوئیں۔ دوران کارروائی ہال نمبر ایک اور دو میں نظم و ضبط کا اعلیٰ معیار رہا۔ ممبرات نے نہایت خاموشی اور انہاک سے کاروائی سنی اور گرم موسم کی شدت کے باوجود نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ شام نو بجے نمازِ مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ہی دن کی کاروائی کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

دوسرا روز مورخہ 3 ستمبر 2016ء بروز ہفتہ

وہ نور نور دمکتا ہوا سا اک چہرہ
وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے

مورخہ 3 ستمبر 2016ء بروز ہفتہ، جلسہ گاہ مستورات میں حسبِ دستور دن کا آغاز نمازِ تہجد اور نمازِ فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ جس میں تقریباً اڑھائی ہزار لجنہ ممبرات، ناصرات و بچگان کی حاضری رہی۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز جلسہ گاہ مستورات میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری متوقع تھی۔ جلسہ گاہ مستورات میں خوب چہل پہل تھی۔ ایسے میں انتظامیہ بھی انتہائی دلجمعی سے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مشغول تھی۔ شاملین کے قافلے کشاں کشاں چلے آ رہے تھے۔ تمام شعبہ جات بالخصوص نظم و ضبط، چیئر ایریا اور حفاظت کے شعبہ جات انتہائی مستعدی سے سرگرم عمل تھے۔

پروگرام جلسہ گاہ مستورات ”لجنہ سیشن“

صبح 10:00 بجے مرکزی ہال جلسہ گاہ مستورات میں حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی کی زیرِ صدارت اجلاس کی کاروائی کا آغاز سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 105 کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرمہ قدسیہ حسین صاحبہ نے بمعہ اردو ترجمہ پیش کیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”محاسن قرآن کریم“ کے منتخب اشعار مکرمہ تنزیلہ وڑائچ صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھے۔ بعد ازاں مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ، صدر لجنہ اماء للہ جرمنی نے اُردو زبان میں ”پردہ احمدی مسلمان عورت کے تحفظ کا ضامن“ کے عنوان سے انتہائی جامع تقریر کی۔ جس میں موصوفہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دیا ہے جو ہر مسلمان کے لئے فرض ہے اور اسلامی پردہ سے مراد زینت کو ڈھکنے والا حیا دار لباس اور حیا دار پر تقدس رویہ اختیار کرنا ہے۔ پردہ کا حکم عورت کے تحفظ کی ضمانت اور معاشرہ کے امن کیلئے بہت اہم ہے۔ پردہ کے حکم سے یہ مراد نہیں کہ عورت پر ظلم کیا جا رہا ہے یا اس کو گھر میں بند کیا جائے بلکہ عورت کے تقدس کو قائم کرنے اور معاشرے میں اخلاقیات کے اعلی معیار کو قائم کرنے کیلئے اللہ تعالی نے پردہ کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم عین انسانی فطرت کے مطابق دیا۔

اور اس بات کی نشاندہی فرمائی کہ آج کل جرمنی میں پردے کے حوالے سے میڈیا میں بڑی بحث چل رہی ہے۔ انہوں نے اس بحث کے لئے متفرق دلائل پیش کئے۔

علاوہ ازیں موصوفہ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں توجّہ دلائی کہ پردے کے حکم پر عمل کرنے سے ہمارے ایمان کی حفاظت ہے۔ اس حکم کی تکمیل کرنے سے ہمیں کوئی کامپلیکس اور کوئی دنیاوی خوف اس حکم پر عمل کرنے سے روکنے والا نہ ہو۔

آخر میں آپ نے تلقین کی کہ ایک احمدی مسلمان عورت اور بچی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پردے کے حکم پر عمل کرنے سے وہ خود بھی محفوظ رہے گی اور اس کا دین بھی محفوظ رہے گا۔ تقریر کے اختتام پر مکرمہ نا ڈین ملک صاحبہ نے ترنّم سے جرمن زبان میں نظم پڑھی۔

اِس اجلاس کی دوسری تقریر نیشنل سیکرٹری صاحبہ نومبایعات، لجنہ اماء اللہ جرمنی مکرمہ گیولائی واگس ہاوزر

Vol.18 Monthly Khadija Germany Issue-2.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat @ lajna.de

صاحبہ نے ’’اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شریک حیات کا چناؤ‘‘ کے موضوع پر قرآن کریم، حدیث نبویہ ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ کی روشنی میں جرمن زبان میں کی۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ شادی سے پہلے رشتہ ڈھونڈتے ہوئے لڑکی کی خوبصورتی، جائیداد، صحت اور ایمان کو دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ایک کامیاب شادی کے لئے لڑکی کے ایمان کو مدنظر رکھا جائے۔ جولوگ صرف لڑکی کی ظاہری خوبصورتی دیکھتے ہیں انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب وقتی ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلاسوں میں بھی اسٹوڈنٹ لجنہ کو شادی سے پہلے دعا اور استخارہ کی اہمیت کی طرف بہت دفعہ توجہ دلائی ہے۔ آخر میں انہوں نے حضور کے خطبہ سے ہدایت دی کہ ہماری اگلی نوجوان نسلوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ احمدی شریک حیات کا چناؤ کریں۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر نیشنل سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی مکرمہ اَمۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نے اُردو زبان میں ’’خلافت سے وابستگی ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا کی ضامن‘‘ کے عنوان سے انتہائی جامع تقریر کی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

موصوفہ نے قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں مقام خلافت کے بارہ میں بتایا کہ انسانی فطرت کو بیدار کرنے کے لئے سب سے ضروری اور بنیادی چیز مقام خلافت کا عرفان ہے۔ جنہیں خدا تعالیٰ منصب خلافت عطا فرماتا ہے تمام برکتیں بھی انہی سے وابستہ کر دیتا ہے۔

اس کے بعد خلافت سے وابستگی کی تاکید کی اور خلافت سے وابستگی کے ذرائع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ اب ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا کی ضامن صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے دل وجان سے سچی وابستگی ہے۔ اس وابستگی کا ذریعہ ایم ٹی اے اور خلیفہ وقت سے ملاقات اور خطوط بھی ہیں۔ جولوگ خلافت سے منہ موڑ لیتے ہیں انکا انجام بہت برا ہوتا ہے۔

دوپہر گیارہ بجکر تیس منٹ پر اس اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اِس دوران سٹیج سے درود شریف کا ورد جاری تھا۔ پاکیزہ اور روحانیت سے پر ماحول تھا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ گاہ مستورات آمد پر ناظمہ اعلیٰ وصدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ونائب ناظمات اعلیٰ وشعبہ حفاظت کی کارکنات نے استقبال کیا۔

کاروائی کا آغاز:۔ دوپہر بارہ بجے کاروائی کا آغاز سورۃ الحجرات کی منتخب آیات 14 تا 16 کی تلاوت کریم سے ہوا۔ جومکرمہ دُرِّ عجم ہیوبش صاحبہ نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ نے درثمین کی نظم **’’محاسن قرآن کریم‘‘** سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تقریب تقسیمِ اسناد وتمغہ جات:۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 75 طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی نے تمغے پہنائے۔ طالبات اس سعادت پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔

خطاب: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ جرمنی سے تربیتی نصائح پر مبنی پُر معارف اور جلالی خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ وسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: کہ آج کل دنیا میں عورت مرد کے حقوق کی بڑی بات ہوتی ہے۔ اور اسکے اظہار میں اس قدر شور مچایا جاتا ہے کہ دنیا والے بھی اس بات پر غور کرنے سے انکاری ہیں کہ حقوق کی حدود کو ہی متعین کر لیں۔ دنیا داروں نے یہ آواز آج اٹھائی ہے مگر اسلام حق نے تو چودہ سوسال پہلے یہ آواز اٹھائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جو تعلیم مومنوں کو قرآن مجید میں دی ہے اس کا مقابلہ نہ کوئی حقوق قائم کرنے والی تنظیم اور نہ کوئی قانون کرسکتا ہے۔ دین پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض تو کرسکتے ہیں کہ ان حقوق کی پاسداری اسلامی حکومتوں میں نظر نہیں آتی لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی اپنے قوانین میں حق تلفی کرتا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرتا ہے تو ظلم کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام دین فطرت ہے اور مرد اور عورت کے حقوق کا تعین دونوں کی فطرتی خصوصیت کے مطابق کرتا ہے۔ فرمایا کہ دین ہر ایک کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ پس اپنی سوچوں کو دینی تعلیم کے مطابق چلائیں۔ ایک دوسرے کے حق ادا کریں۔ اگر ہر ایک اپنا حق ادا کررہا ہو تو کبھی حقوق کی حق تلفی کا الزام دین پر نہیں لگ سکتا۔

امن قائم کرنے کے لئے ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اسے ادا کرے۔ اور حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق دینے کی طرف توجہ دے۔ عورت دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں۔ اور مرد دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور کس طرح احسن رنگ میں ادا کرنا ہے اس سے گھروں کے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جنکے بچے وقفینِ نو ہیں وہ مائیں سمجھتی ہیں کہ ان کے بچوں کی مکمل تربیت جماعت کی ذمہ داری ہے۔ جماعت کی ذمہ داری راہنمائی کرنے کی حد تک تو ہے لیکن بچوں کی نیک ماحول میں اٹھان اور دین کی اہمیت سمجھنا اور مفید وجود بنانا ماؤں کی ذمہ داری ہے۔ اور عورت کا حق ہے کہ مرد اس بارہ میں مکمل تعاون کرے۔ پس احمدی مائیں جو عہد کرتی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گی تب تک اسی عہد کو نبھانے والی نہیں ہوں گی۔ جب تک اپنے بچے کے دین کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں نہیں کرتیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس آج آپ صرف دنیا داروں کے نعروں سے متاثر ہو کر صرف اپنی ذات تک محدود حق کا نعرہ بلند نہ کریں بلکہ اس حق کا نعرہ بلند کریں جو مردوں کے ذہنوں میں ان کی بچپن کی تربیت سے بلند ہوتا رہے کہ تم نے بیوی، بیٹی اور ماں کے حق کو قائم کر کے انہیں معاشرہ میں ایک اعلیٰ مقام دینا ہے۔ جہاں جہاں ان کو برابری کا حق ہے، اللہ نے وہ حق دیئے ہیں۔ اعمال کی جزا اللہ نے مرد اور عورت کو برابر دی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے میں برابر کے حق ہیں۔ لیکن جہاں اولاد کی تربیت کا معاملہ ہے، اگلی نسلوں کو سنبھالنے کا معاملہ ہے۔ وہ عورت کی ذمہ داری لگا دی ہے۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔ (تلخیص: از روزنامہ الفضل 7 ستمبر 2016ء)

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کروائی۔ حضور انور کے خطاب کے دوران ہال میں مکمل خاموشی تھی اور نظم وضبط کا بہترین معیار تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ فرشتوں نے پوری مجلس کو اپنے حصار میں لیا ہوا ہے۔

ممبرات وناصرات کی ٹیم نے متفرق زبانوں (عربی، اردو، جرمن، انگلش، ہسپانوی، ترکی، بوسنین، انڈونیشین) میں نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند کیے گئے۔ اس موقع پر جذباتی مناظر بھی دیکھنے میں آئے۔ ہر آنکھ نم اور ہر دل اس عظیم نعمت خداوندی پر تشکر کے جذبات سے لبریز تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں خلافت کا امین بنائے۔

کم عُمر بچوں والے ہال میں حضورِ انور کی تشریف آوری:۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ لمحوں کیلئے کم عمر بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ حضورِ انور کو اپنے درمیان پا کر بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ اپنے ننھے منے ہاتھ ہلا کر انھوں نے حضورِ انور کو خوش آمدید کہا اور خلافت سے محبت کے اظہار کیلئے ہاتھوں سے بنائے گئے چھوٹے چھوٹے پوسٹرز بلند کئے۔ یہاں پر بھی دُعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے گئے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے گئے۔ نیشنل عاملہ ممبرات حفاظت خاص کی ٹیم نے حضورِ انور کو الوداع کہا۔ معًا بعد 14.00 بجے نماز ظہر وعصر اور وقفہ برائے طعام ہوا۔

سہ پہر پانچ بجکر تیس منٹ پر اجلاس دوم کی کاروائی شروع ہوئی جو مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی گئی۔ اِس دوران سٹیج پر مکرمہ ومحترمہ صاحبزادی اَمۃ الرقیب صاحبہ اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی تشریف فرما ہوئیں۔ کاروائی کے اختتام پر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے نائب ناظمات اعلیٰ اور ناظمات کے ساتھ میٹنگ بُلوا کر دن بھر کے مسائل کا جائزہ لیا گیا۔

تیسرا روز: **مورخہ 4 ستمبر 2016ء بروز اتوار**

مؤرخہ 4 ستمبر 2016ء بروز اتوار جلسہ گاہ مستورات میں بھی حسب معمول دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن سے ہوا۔

کاروائی کا آغاز:۔ صبح دس بجے مردانہ جلسہ گاہ میں کاروائی کا آغاز ہوا۔ جو جلسہ گاہ مستورات میں براہ راست نشر کیا گیا۔ اسٹیج پر بلغاریہ سے آئی ہوئی ہماری ایک احمدی بہن مکرمہ صوفیہ صاحبہ اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی تشریف فرما ہوئیں۔ مرکزی ہال میں نظم وضبط، حفاظت، رہائش، تربیتی کمیٹی اور نظافت کے شعبہ جات انتہائی مستعدی سے سرگرم عمل تھے۔

’’القلم پروجیکٹ‘‘ جلسہ سالانہ جرمنی کے تینوں دن ’’القلم پروجیکٹ‘‘ میں تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں ممبرات لجنہ اماء اللہ نے بھرپور جوش وجذبہ سے حصہ لیا اور قرآنی آیت لکھنے کی سعادت حاصل کی۔

سہ پہر چار بجکر دس منٹ شاملین جلسہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کیں۔

دستی بیعت: نمازوں کی ادائیگی کے بعد دستی بیعت ہوئی۔ جس میں چھ بہنوں نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ اِن میں سے چار جرمن اور دو ترک قومیت سے تعلق رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔

اختتامی اجلاس: بعد ازاں مردانہ جلسہ گاہ سے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا، جو جلسہ گاہ مستورات میں براہ راست نشر کیا گیا۔ اِس دوران جلسہ گاہ مستورات میں سٹیج پر مکرمہ حاجیہ سلمٰی صاحبہ نیشنل سیکرٹری صاحبہ تحریک جدید و وقف جدید غانا اور انڈونیشیا سے تشریف لائی ہوئی ہماری بہن مکرمہ خدیجہ صاحبہ اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی، مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش تشریف فرما ہوئیں۔

اختتامی اجلاس میں عمومی کاروائی کے بعد سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاملین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ دھیرے دھیرے ہمارا جلسہ اپنے اختتامی مراحل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جوں جوں جلسہ اپنے اختتامی مراحل کی طرف بڑھ رہا تھا بچھڑنے کے خیال سے ہر دل اداس تھا۔ لیکن خوشی اس بات کی تھی کہ:

ایک عالَم جل رہا ہے دھوپ میں بے سائباں
شکر مولا کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

ہر طرف تشکر خداوندی کے جذبات سے لبریز نم آنکھوں سے جلسہ مبارک کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔ الحمدللہ۔

حاضری جلسہ گاہ مستورات:۔ جلسہ گاہ مستورات میں لجنہ ممبرات وناصرات وسات سال سے کم عمر بچگان کی کل حاضری: 19036 رہی۔

میٹنگ برائے نومبایعات: جلسہ سالانہ کے اختتام کے فوراً بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نومبایعات بہنوں کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں متفرق قومیتوں سے تعلق رکھنے والی 19 نومبایعات اور چھ بچوں نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ۔

رپورٹنگ جلسہ گاہ مستورات 2016
لبنیٰ ثاقب